پانچوں نمازوں کے نوافل کا احادیث سے ثبوت

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2458 تاریخ: 21-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ پانچوں نمازوں میں جو نفل رکعتیں ادا کی جاتی ہیں، کیا یہ نفل رکعتیں احادیث سے ثابت ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس طرح فرض اور سنت رکعتیں احادیث سے ثابت ہیں، اسی طرح نوافل کی رکعتوں کا ثبوت بھی حدیث سے ملتا ہے۔

ظہر کی دو سنتوں کے بعد دو نوافل کا ثبوت:

ترمذی، سنن ابی داوٗد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی حدیث میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: "واللفظ للترمذی": سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من حافظ علی أربع رکعات قبل الظھر وأربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار " ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پر مواظبت اختیار کی، اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادے گا۔

(جامع ترمذی، جلد1، صفحہ208، مطبوعہ لاھور)

مرقاۃ المفاتیح میں اس حدیث پاک کے الفاظ "وأربع بعدھا" کے تحت ارشاد فرمایا: " رکعتان منھا مؤکدۃ ورکعتان مستحبۃ، فالأولی بتسلیمتین بخلاف الأولی " ترجمہ: یعنی بعد کی چار رکعتوں میں دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور دو رکعتیں مستحب ہیں۔ اولی یہ ہے کہ یہ چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ہوں (یعنی ہر دو رکعت پر سلام

پھیر دیا جائے۔) برخلاف فرضوں سے پہلی چار رکعتوں کے (کہ وہ چاروں ایک ہی سلام کے ساتھ ہوں۔)
(مرقاۃ المفاتیح، جلد 3، صفحہ 223، مطبوعہ کوئٹہ)

مغرب کی سنتوں کے بعد دو رکعت نماز نفل کا ثبوت:

مغرب کے فرضوں کے بعد چار رکعت (دو سنت اور دو نوافل) پڑھنے کی فضیلت بھی حدیث میں وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور عمدۃ القاری میں بھی مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے ذکر فرمایا: ”واللفظ لمصنف عبدالرزاق: عن ابن عمر، لا أعلمه الا رفعه قال: من ركع بعد المغرب أربع ركعات كان كالمعقب غزوة بعد غزوة“ ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا روایت ہے، فرماتے ہیں: جس نے مغرب کے بعد چار رکعتیں ادا کیں، وہ ایسے ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرے غزوے میں شرکت کرنے والا۔
(مصنف عبدالرزاق جلد 3، صفحہ 45، مطبوعہ بیروت)

اسی طرح مشکوۃ المصابیح میں ہے: ”وعن مكحول يبلغ به أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من صلى بعد المغرب قبل أن يتكلم ركعتين وفي رواية أربع ركعات رفعت صلاته في عليين۔ مرسلا“ ترجمہ: حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس حدیث کو مرسلا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کیں، اور ایک روایت میں چار رکعت کا بھی ذکر ہے، تو اس کی نماز علیین کے درجے تک بلند ہوتی ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 232، مطبوعہ کوئٹہ)

مرقاۃ المفاتیح میں اس حدیث کے تحت فرمایا: ” (مرسلا)، أي: يبلغ به حال كون الحديث مرسلا، لأن مكحولا تابعي، قال ابن حجر: والارسال هنا لا يضر، لأن المرسل كالضعيف الذى لم يشتد ضعفه يعمل بهما في الفضائل۔ اهـ۔ وهذا في مذهبه، والا فالمرسل حجة عند الجمهور“ یعنی حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بطور ارسال روایت کرتے ہیں، کیونکہ حضرت مکحول تابعی ہیں۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کا مرسل ہونا کوئی نقصان نہیں دے گا، کیونکہ مرسل حدیث اس ضعیف حدیث کی طرح ہوتی ہے جس کا ضعف، شدت کا نہ ہو، فضائل کے باب میں ان دونوں احادیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ اھ۔ یہ موقف علامہ ابن حجر رحمہ اللہ

کا ذاتی موقف ہے، ورنہ جمہور کے نزدیک مرسل حدیث بھی دلیل بن سکتی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 233، مطبوعہ کوئٹہ)

عشاء کی دو سنتوں کے بعد کے دو نوافل کا ثبوت:

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: " ما صلى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم العشاء قط فدخل على الا صلى أربع ركعات أو ست ركعات " ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر تشریف لاتے، تو چار یا چھ رکعت ادا فرماتے۔ **(سنن ابی داؤد، جلد 1، صفحہ 193، مطبوعہ لاہور)**

مرقاۃ المفاتیح میں اسی حدیث کے تحت فرمایا: " (الا صلى أربع ركعات) أي: ركعتان مؤكدة بتسليمة وركعتان مستحبة " یعنی یہ جو فرمایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، ان میں دو رکعتیں مؤکدہ ہیں ایک سلام کے ساتھ، اور دو رکعتیں نفل ہیں۔ **(مرقاۃ المفاتیح جلد 3، صفحہ 227، مطبوعہ کوئٹہ)**

وتر کے بعد کے دو نوافل کا ثبوت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل ادا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے: " عن أم سلمة أن النبي صلى اللہ عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين " ترجمہ: ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

(ترمذی شریف، جلد 1، صفحہ 218، مطبوعہ لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

17 شعبان المعظم 1443ھ / 21 مارچ 2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے